

89743 - بدعتی تقریبات میں انعامی مقابلے

سوال

ہماری مساجد میں (ماہ رمضان میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں ...) دینی تقریبات کے موقع پر انعامی مقابلہ کا اہتمام کیا جاتا ہے، تو کیا یہ انعام لینے جائز ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

امت اسلامیہ کے لیے عید اور تہوار محدود اور معروف ہیں شریعت اسلامیہ میں اس کو بیان کیا گیا ہے، اور لوگوں کو ان کا خیال رکھنے پر ابھارا گیا ہے، ان تہواروں اور موسموں میں رمضان المبارک کی خیر و برکت کا موسم اور عید الفطر اور عید الاضحیٰ اور عشرہ ذوالحجہ، اور یوم عاشوراء کا روزہ ہے۔

ان میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم شامل نہیں، کیونکہ اس روز کے متعلق نہ تو شریعت میں کسی عبادت کی تخصیص ہے، اور نہ ہی کسی شعار اپنانے اور کوئی تقریب منعقد کرنے کی، بلکہ نہ تو صحابہ کرام نے اور نہ ہی تابعین عظام نے اور نہ ہی ان کے بعد آنے والے آئمہ کرام نے عید میلاد النبی منائی، اس لیے اگر کوئی شخص بھی ان کی جانب شریعت سے کچھ نسب کرتا ہے تو اس نے بدعت کا ارتکاب کیا، اور اس نے دین میں وہ چیز ایجاد کی جو دین میں نہ تھی، ہماری اس ویب سائٹ میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جشن منانے کے بدعت ہونے کا بیان کئی ایک سوالات کے جوابات میں ہوا ہے۔

آپ اس کی تفصیل درج ذیل سوالات میں دیکھ سکتے ہیں:

سوال نمبر (5219) اور (10070) اور (13810) اور (20889) اور (70317) کے جوابات.

دوم:

بلاشك اس دن انعامی مقابلہ منعقد کرنا اس دن کو منانے اور اس کا جشن منانا شمار ہوتا ہے، اور اسی میں شامل ہوتا ہے جو اسے عید مانتا ہے، اس لیے اس میں شریک ہونا یا پھر اس بدعتی موقع پر منعقد ہونے والے انعامی مقابلہ میں

شريڪ ہونا جائز نہیں وگرنہ اس میں شريك ہونا بھی بدعت شمار ہو گا، اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ ہمیں اس بدعت سے سلامتی و عافیت عطا فرمائے۔

مستقل فتاویٰ کمیٹی کے فتاویٰ جات میں درج ہے:

" امت ا

امت اسلامیہ کی معاونت کرتے ہوئے آپ کی اس مسئلہ میں کیا رائے ہے کہ میلاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر سکول اور فکٹری اور اداروں وغیرہ میں چھٹی کرنا، اور تقاریر اور لیکچر اور وعظ کرنا، جیسا کہ ہمارے ہاں افریقہ میں کیا جاتا ہے، کیا یہ صحیح ہے ؟

کمیٹی کا جواب یہ تھا:

میلاد النبی کی جشن منانا اور اس دن چھٹی کرنا بدعت ہے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو خود ایسا کیا، اور نہ ہی ان کے صحابہ کرام نے ایسا کیا۔

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یہ ہے:

" جس کسی نے بھی ہمارے اس معاملہ میں کوئی نئی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ رد ہے " انتہی۔

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (3 / 25)۔

سوم:

رہی شرعی تقریبات مثلاً ماہ رمضان وغیرہ تو یہ مشروع ہے بلکہ اس کی یاد دہانی کرنا مستحب ہے، اور رمضان المبارک کے فضائل اور پہچان کرنا اور اس میں مستحب اعمال بتانا، اور اس ماہ مبارک میں جو اجر و ثواب ہے لوگوں کے علم میں لانا، اور درس اور تقاریر اور کنونشن منعقد کرنا شرعی خیر و بھلائی کے مواسم کی تعلیم دینے کا بہترین ذریعہ ہیں۔

اور شرعی تقریبات کو زندہ کرنے کے وسائل میں علمی انعامی مقابلہ جات، اور حفظ القرآن کے مقابلے ماہ رمضان میں کرنا کیونکہ اس ماہ مبارک میں لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں، اور قرآن مجید کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کرنے اور حفظ کرنے کی کوشش و جدوجہد کرتے ہیں، اور دینی احکام کی تعلیم کی طرف راغب ہوتے ہیں، اس لیے اس طرح کے انعامی مقابلے منعقد کرنا اور اس میں شرکت ان شاء اللہ صحیح ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔

چہارم:

ہماری اس ویب سائٹ پر مختلف قسم کے انعامی مقابلہ جات میں انعامات رکھنے کا تفصیلی بیان موجود ہے، اور صحیح یہ ہے کہ ایسا کرنا جائز ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ اگر وہ انعامی مقابلہ خیر و بھلائی اور دینی یا دنیاوی فائدہ پر مشتمل ہو، بلکہ احناف نے تو علم و حساب کے مقابلہ میں عوض کے جواز کو خاص کر بیان کیا ہے۔

فتاویٰ الہندیۃ میں درج ہے:

"جب اس جیسے کسی فقیہ بننے والے نے کہا: آؤ ہم مسائل میں مقابلہ کریں، اگر تم صحیح بیان کرو اور میں غلطی کر گیا تو آپ کو اتنا اتنا دونگا، اور اگر میں نے صحیح بیان کیا اور تم غلطی کر گئے تو میں آپ سے کچھ نہیں لونگا، یہ جائز ہے" انتہی۔

دیکھیں: الفتاویٰ الہندیۃ (5 / 324)۔

مزید آپ دیکھیں: رد المختار (6 / 404)۔

واللہ اعلم .